خط نظم کہ برای سید وحسن نوشتہ شد

گلِ گلزارِ گلشنِ خوبی — بلبلِ شاخسارِ محبوبی
اللہ رکہی تمہین سلامت — با دولتِ حسن تا قیامت
بعدِ صد اشتیاق ہو معلوم — حالِ ہجران مین کرتا ہون مرقوم
جو کہ فرقت مین مجہہ پہ گذری ہے — ہو بہو وہ قلم سے لکہی ہے
نیند آنکہون اوڑ گئی شبکی — جان بیچین مجہے ہی سبکی
لوگ دیوانہ مجکو کہتے ہین — سبکی سنتی ہین چپکی رہتی ہین
روز راتو نکو اوٹہ کی روتا ہون — صدقی دلسے تمہاری ہوتا ہون
خنجرِ غم جگر پہ چلتا ہے — لب پہ دم ہی نہین نکلتا ہے
دل اولجہتا ہی یاد کاکل سے — لطف کچہہ ہی تو نخلِ سنبل سے
یادِ رخسار جبکہ آتی ہے — [illegible]سری وہ لپکی جاتی ہے
پہرون بیہوش ہون پڑا رہتا — [illegible]تا ہے مگر نہین کہتا
دوست احباب جبکہ آتی ہین — خاک سے وہ مجہی اوٹہاتی ہین
پوچہتی ہین مزاج کیسا ہی — سب سے کہتا ہون شکر اچہا ہی
درد دل مین ابہی کچہہ اوٹہا تہا — اوس سے یہ حال ہو گیا میرا
اب خدا کی کرم سے اچہا ہون — دردِ فرقت غرض چہپاتا ہون
کہتی احوال شرم آتی ہے — چپکی رہتی ہین جان جاتی ہے

ذخّار الفاظ و معانی محیط ناپیدا کنار سخندانی که بمضمون

مفرد و مرکب در استکشاف تصریح و تشریح الفاظ

همیشه رقمزدهٔ کلک والا دست مکشوف رای ذکاوت

ارای باد - زیاده بجهت عدم موجودگی کتب و ناسازی

مزاج و تراکم افکار و هجوم کار و بار معذور و معاف دارند -

همیشه توفیق ایزدی یار و عروس مدعا در کنار باد -

جواب خط ایک دوست کو لکہا تہا -

مشفق اشفق مخلص اخلص دام شوقه - بعد

شوق تمنای دیدار کی واضح ہو - کہ خیریت ہی اور خیریت

تمہاری مطلوب - خط تمہارا کیا آیا - مصرع -

گویا مردہ کی جلانیکو مسیحا آیا۔ گل پژمردہ کہلا - چمن خزان

دیدہ مین بہار آئی - بلبلان چمن نی اکر مبارکباد دی -

کاغذ اوسکا جگر کا ٹکڑا ہوا - اور سطرون پر اوسکی زلف

اسی سبب سے لکھی ہی ای ہم نو تا ہمیری یاد کچہہ رہے تمکو

غزل

چلی وہ تیغ کہ پہلو کی پار ہو جائے | کسیکا تم سے بہی کام یار ہو جائے

کوئی تو تیر جفا دلکی پار ہو جائے | کبہی ہمارا بہی مطلب برار ہو جائے

تیرا گذر جو کہیں گلعذار ہو جائے | تو ایک دم مری گہر مین بہار ہو جائے

رہی جو دست درازی جنونکی بعد فنا | عجب نہین جو کفن تار تار ہو جائے

سیاہ بخت ہون نالہ کرون جو فرقت مین | تو دن بہی مثل شب تیرہ تار ہو جائے

نہین گمان کہ سحر ہو ہماری اک شب ہجر | ہزار گردش لیل و نہار ہو جائے

یہ منت ہی آخر کہین ٹہکانی ہو خاک | سوی مزار جو وہ شہ سوار ہو جائے

غلامی اسکی کری خود وہ غیرت یوسف | اگر عنایت پروردگار ہو جائے

چلون مین برہنہ پا شہر کو جو صحرا سے | مفارقت مجہی کانٹونکی خار ہو جائے

نہ پوچہو اوسکی وطن آوارہ کی جو حالت ہے | دیار چہوڑکی جو بیدیار ہو جائے

ہماری قبر کو اون پہولون سے بنا دینا | لگی جو آنکہی بات سے غبار ہو جائے